ہفت روزہ
WILAYAT TIMES
ولایت ٹائمز
سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:2☆شمارہ نمبر:35☆تاریخ:20جون تا26جون2016ء بمطابق14رمضان المبارک تا20رمضان المبارک1437ھ☆صفحات:8☆قیمت:5روپے

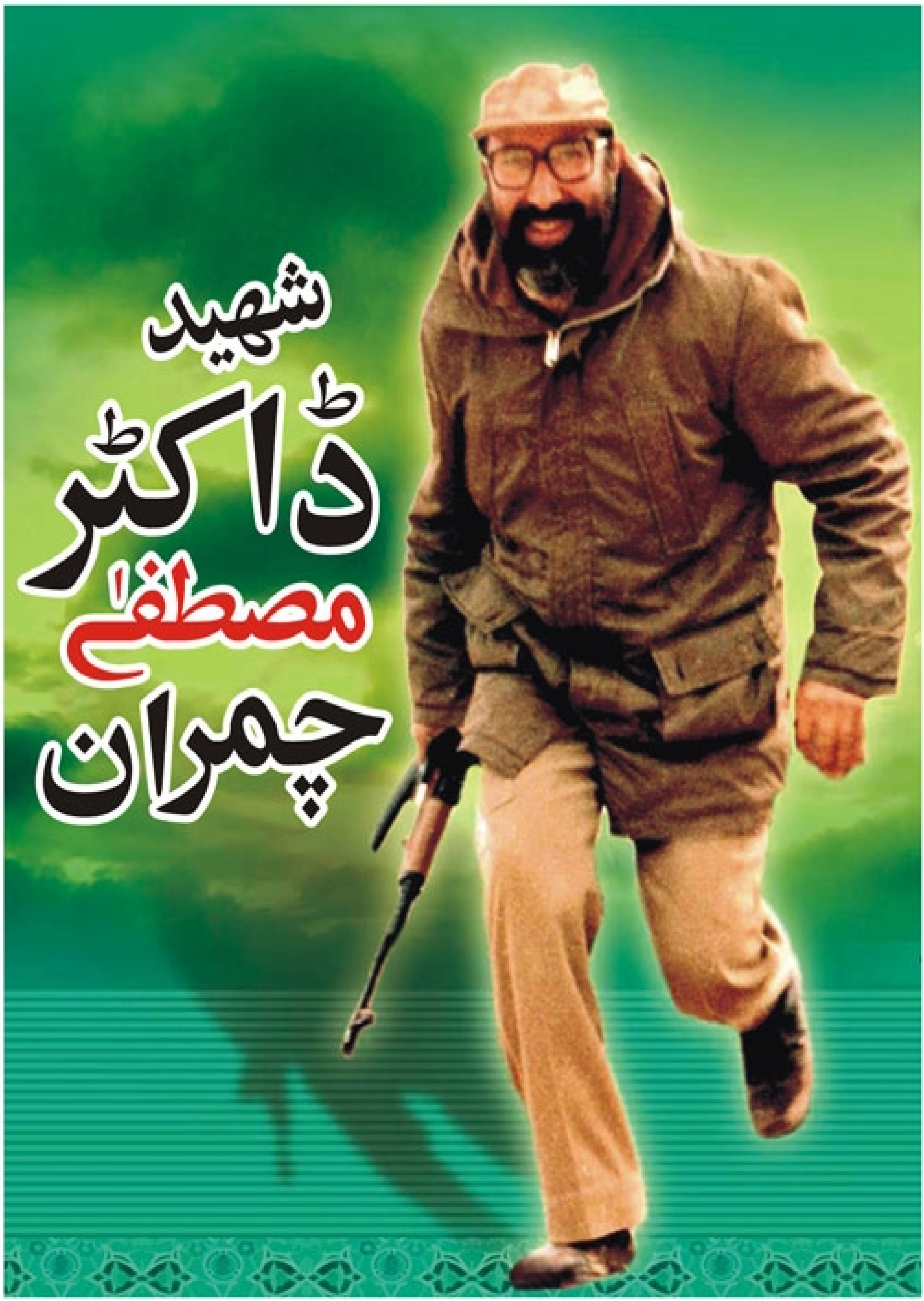

شہید ڈاکٹر مصطفیٰ چمران

داعش کو بدترین شکست کا سامنا ۵

چپہ چپہ خونِ شہیداں سے رنگین ۴

پاکستان اور افغانستان دو بھائی ہیں ۵

www.wilayattimes.com

ولایت ٹائمز
www.wilayattimes.com
20th June 2016 to
26th June 2016

ام المومنین حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا

توحیدی علم و عمل کی پیکر

ازقلم: عبدالحسین
عبدالحسینی

بسمہ تعالی

کنون آسیہ راخدای جلال   زندبھر افرادِ مومن مثال

خدا نے قرآن مجید میں سورہ تحریم کی آیت گیارہ میں مومنین کیلئے ایک خاتون کو شاہد مثال اور نمونہ عمل کے طور پر پیش کیا ہے جس کا شوہر فرعون ہے اور خدا ہونے کا دعویدار ہے لیکن خدا اپنے سب بڑے منکر کی شریک حیات کو مومنوں کیلئے مثال قرار دیکر چراغ راہ کے طور پر بیان کرتا ہے کہ خدا پر ایمان رکھنے والوں کیلئے حضرت آسیہ (س) میں نمونہ عمل ہے۔ اور یہ خاتون صرف خواتین کیلئے نمونہ عمل نہیں ہے بلکہ ہر اہل ایمان کیلئے جس میں تمام مومن خواتین و حضرات شامل ہیں۔

حضرت آسیہ میں ایسی کیا بات ہے جو کہ مومن خواتین و حضرات کیلئے امام بن گئی ہے؟ سورہ تحریم کی گیارہویں آیت میں ہی اسکا جواب ملتا ہے کہ آسیہ خدا سے درخواست کرتی تھی کہ مجھے فرعون سے نجات دے، مجھے محل و سلطنت نہیں چاہئے، مجھے زر و زیور نہیں چاہئے، مجھے ظالم کی طرف سے فراہم کی گئی عیش و آرام نہیں چاہئے، جاگیر و حشمت نہیں چاہئے مجھے ظالم قوم سے نجات دیدے۔

ہمارے درمیان عام بات ہے ماحول اثر رکھتا ہے، مذہبی ماحول میں مذہبی رغبت زیادہ رہتی ہے اور غیر مذہبی ماحول میں وہ لگاؤ اور رغبت نہیں رہتا۔ یا زندگی کے کسی دوسرے پہلو کی مثال لیں تو بات ماحول کی سامنے آئے گی کہ ماحول اثر رکھتا ہے، لیکن خدا نے حضرت آسیہ کی مثال بیان کرکے اپنی رضا کی انتہا بیان فرمائی ہے کہ جو کوئی برے ماحول سے متاثر نہ ہو، انسان کی رضا کے مقابلے میں خدا کی رضا کو ترجیح دے وہ خدا کے نزدیک کس قدر عزیز بن جاتا ہے سورہ تحریم کی گیارہویں آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت آسیہ نے صبر آزما مراحل طے کئے، فرعون کے ماحول سے متاثر نہیں ہوئی، اپنے رہبر کو انتخاب کرنے میں غلطی نہیں کی، حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر زماں تھے زندگی بھر انکی حامی رہی، اور آخرکار فرعون نے انہیں شہید کیا۔ زندگی بھر پیغمبر کی حامی رہی اور خدا نے اسکا مرتبہ بلند کرکے مثالی خاتون کے طور پر بیان کیا ہے اور اس آیت کے پیش نظر پھر حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کا مقام کیا ہوگا آسانی کے ساتھ تصور کیا جا سکتا ہے۔

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا ایک ایسی خاتون کہ جسے خدا نے ایسی بینائی سے نوازا جسکی کوئی نظیر نہیں ملتی ہے۔ خدا کا نور زمین پر موجود تھا لیکن دنیا کی آنکھیں اس نور کو دیکھنے سے قاصر تھی، نور الہی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ازل سے مقرر تھی اور خاتم النبین لقب حاصل کر چکے تھے گرچہ خانہ کعبہ کے دوبارہ تعمیر کے پانچ سال بعد جب آنحضرت کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی ستائیس رجب کو پہلی وحی نازل ہوکر مبعوث بہ رسالت کا رسمی اعلان ہوا، لیکن حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے پہلے سے ہی اس نور کو سمجھا اور جانا تھا، انکی حمایت کیلئے اپنی جان و مال پیش کش رکھی۔ دنیا والوں کے نظروں میں آنحضرت ایک غریب شخص تھے، یتیم تھے، چرواہا تھے لیکن حضرت خدیجہ (س) کے نزدیک کائنات کی سب سے بلند مرتبت شخصیت تھے اور دنیا کی مالدار ترین خاتون ہونے کی حیثیت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت میں آنے کی خواہش ظاہر کی اور اپنی ساری جاگیر آپ کے قدموں میں ڈالدی اور کہا میں اپنی ساری دولت آپکو بخشتی ہوں اور خود آپکی کنیز بن جاتی ہوں اور قیامت میں میری شفاعت کرنا۔

حضرت خدیجہ (س) نے نہ دنیا کی پرواہ کی اور نہ ہی دنیا والوں کی صرف اور صرف خدا کی رضا حاصل کرنے کی تمام تر کوشش کرتی رہی۔ لوگوں کے تانے سنتی رہی یہاں تک کہ ایک ایسا دن بھی دیکھنا پڑا کہ جب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت کا وقت ہوا تو عورتوں نے حضرت خدیجہ کا گھر آنے سے انکار کیا کہ خدیجہ (س) فقیر ہو گئی ہے اسے اس کا مزہ چکھنا چاہئے تاکہ اسی حالت میں مر جائے۔ لیکن حضرت خدیجہ (س) نے ہمت نہ ہاری اپنی تجارت پر نازاں تھیں۔ حضرت خدیجہ کو اپنے مال و دولت کے بدلے جو کہ اسلام کیلئے دیا تھا کوثر حاصل ہو گیا۔

حضرت آسیہ کو حق کا راستہ انتخاب کرنے کیلئے بہت سارے مواقع فراہم تھے ایک طرف فرعون کا دعوی خدائی اور دوسری طرف فرعونی حکومت اور عوامی حالات اور اس بیچ حضرت موسی علیہ السلام کا پیغام تھا اور سب کا موازنہ کرکے حقیقی رہبر کا انتخاب کرکے قرب الہی حاصل کیا تھا لیکن حضرت خدیجہ (س) کیلئے صرف اور صرف قرب الہی مقصود تھا حضرت آسیہ کے مانند تراز و کا کوئی پیمانہ نہ تھا کہ جن سے نور الہی اور قرب الہی کو حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کیا جا سکتا تھا، گویا حضرت خدیجہ (س) نے آسمانی بشارتوں یعنی تورات و زبور کے ذریعہ نور میں نور کو تلاش کیا جس کیلئے ایک آفاقی بینائی کا ہونا لازمی ہے جو کہ حضرت خدیجہ (س) کو حاصل تھی۔ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں ہی انتخاب نہیں کیا بلکہ پہلے انکی معرفت حاصل کرنا چاہی، چونکہ انسان کو یا معاملات میں یا سفر میں پہچانا جا سکتا ہے۔ حضرت خدیجہ (س) نے دونوں حالتوں کو ذریعہ قرار دیا اپنا مال التجارہ آنحضرت کے سپرد کرکے شام کیلئے روانہ کیا اور سفر سے واپسی پر تجارت اور سفر کے دوران واقعات سے باخبر ہوئی تو اپنے رہبر اور مقصود کو انتخاب کرنے میں درنگ نہیں کیا۔ شام سے واپسی کے بعد حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا اور علی ابن ابیطالب کے والد جناب حضرت ابوطالب علیہ السلام حضرت خدیجہ (س) کے گھر جاتے ہیں تاکہ آنحضرت کا حصہ وصول کریں، اس پر حضرت خدیجہ (س) نے کہا کہ میں تو منافع کا حصہ دوں گی لیکن ان پیسوں سے کیا کرنا چاہتے ہیں۔ کہا میں انہیں دولہا بنانا چاہتا ہوں۔ کہا کہ میں انکی بیوی بننے کیلئے تیار ہوں، خود انکا مہر ادا کروں گی۔ دنیا کی سب بڑی دولتمند خاتون خدیجہ (س) بڑے تاجروں کی درخواست کو ٹھکرا کر، بظاہر ایک خالی ہاتھ نوجوان کی بیوی بننے کی خواہش ظاہر کرتی ہے، یہ ایک پراسرار واقعہ ہے۔ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچیس سال کے اور حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا قریب چالیس سال کی ہیں اور دونوں ازدواج کے رشتے میں بند جاتے ہیں۔ چالیس سالہ امیر ترین لڑکی کا پچیس سالہ غریب اور یتیم نوجوان کے ساتھ شادی کرنا لطف سے خالی نہیں ہے۔ (مفسر قرآن استاد شیخ محسن قرائتی کے بقول تحقیق سے ثابت ہے کہ حضرت خدیجہ نے آنحضرت سے پہلے شادی نہیں کی تھی)۔

> **ام المؤمنین حضرت خدیجہ (س) نیدنیا کی مالدار ترین خاتون ہونے کی حیثیت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسم کی زوجیت میں آنے کی خواہش ظاہر کی اور اپنی ساری جاگیر آپ کے قدموں میں ڈالدی اور کہا میں اپنی ساری دولت آپکو بخشتی ہوں اور خود آپکی کنیز بن جاتی ہوں اور قیامت میں میری شفاعت کرنا۔**

ام المومنین حضرت خدیجہ کبری سلام اللہ علیہا کے بارے میں حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جامع جملہ بیان فرمایا ہے کہ جسے تذکرۃ الخواص، ص 273؛ رمضان در تاریخ، ص 76؛ کشف الغمہ، ج 2، ص 78 میں نقل کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: "قسم خدا کی، پروردگار نے مجھے خدیجہ سے بہتر کسی کو بھی عطا نہیں کیا ہے، کیونکہ جب لوگ کافر تھے اس (خدیجہ) نے مجھ پر ایمان لایا، جبکہ لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس (خدیجہ) نے میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے محروم رکھا تھا، اس (خدیجہ) نے اپنی تمام دولت میرے ساتھ مساوات کی اور خدا نے مجھے اسکے ذریعہ اولاد عطا کئے جبکہ کسی اور شریک حیات سے ایسی عنایت نصیب نہیں ہوئی ہے"۔ یعنی حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرازیر ہونے والی تمام برکتوں اور رحمتوں کا سرچشمہ حضرت خدیجہ کبری سلام اللہ علیہا ہیں یعنی سورہ کوثر کا سرچشمہ آپ ہیں۔ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ محبت اور ارادتمندی کا اظہار حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرب کا ذریعہ ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ہم جب آنحضرت کے ساتھ قرب چاہتے تھے تو حضرت خدیجہ کی تعریف اور تجلیل بجا لاتے۔ ایک دن ایک بوڑھی عورت آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی تو لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ آنحضرت نے بوڑھی عورت کا نہایت احترام کیا اسلئے پوچھا۔ یا رسول اللہ یہ خاتون کون تھیں، فرمایا یہ خدیجہ کے دوستوں میں تھیں۔ اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آنحضرت کے نزدیک حضرت خدیجہ کی کیا قدر و منزلت تھی۔

جب حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا بستر مرگ پر تھیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرانے حاضر تھے کچھ وصیتیں کی مگر ایک وصیت جسے بیان کرنے میں حیا محسوس کیا اور عرض کیا کہ میں فاطمہ زہرا سے کہتی ہوں وہ آپ سے کہیں گے۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے آنحضرت کی خدمت عرض کی کہ ماں کی خواہش ہے کہ جب آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور اسوقت آپنے جو قمیض پہنی تھی مجھے اسی میں دفن کرنا۔ یہاں پر بھی حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کا توحید محور ہونا اور ہر رنگ میں خدائی رنگ ظاہر ہوتا ہے۔ ملائکہ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا پر رشک کرتے تھے جب آنحضرت معراج سے لوٹے تو حضرت جبرئیل امین نے آنحضرت کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ حضرت خدیجہ (س) کو میرا اسلام کہیے گا۔ ائمہ معصومین حضرت خدیجہ پر ناز کرتے ہیں، رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چوتھے وصی امام المومنین وارث المرسلین و حجت رب العالمین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے مسجد شام میں فخر اکہا: "ان ابن الخدیجۃ الکبری"۔ ہم جب امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرتے ہیں تو کہتے ہیں: "السلام علیک یا ابا عبداللہ و بن خدیجۃ الکبری۔ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم الوصیین امام زمان عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف حضرت خدیجہ پر ناز کرتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ آپ کی زندگی مومنین کیلئے شمع ہدایت ہے۔

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی حیات طیبہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو عمل سے مقام و منزل حاصل ہوتا ہے نہ مال سے، نہ منصب سے، نہ نسبت سے، نہ ہی حسب سے بلکہ کردار و عمل کی بنیاد پر انسان کو حاصل ہوتا ہے جس کی طرف قرآن اشارہ کرتا ہے کہ انسان اپنی کوشش سے انسانیت کا مقام حاصل کرتا ہے۔ جسے فرشتوں کے مقام سے افضل تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور یہ کوشش تبھی بار ور ثابت ہوتی ہے جب الہی رہبری میں طی کی جائے اور آج جو کوئی امام زماں (عج) کے جاننے اور سمجھنے میں کامیاب ہوتا ہے اور انکی یاری کرنے میں جھٹ جاتا ہے وہ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی طرح کامیاب و کامران ہو جاتا ہے۔

اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ ہمیں حضرت خدیجہ کے مانند بصیرت عطا کرے تاکہ ہم امام زماں (عج) کو پہچان سکیں اور طاغوت، اسرائیل اور امریکا سے نبرد آزما، انکے اعوان و انصاروں کے حامیوں میں شامل ہو سکیں تاکہ کل ظہور کے بعد آنحضرت ہمارے حامی و ناصر ہونے کی تصدیق کر سکیں۔ آمین

1932-1981

شہید ڈاکٹر مصطفیٰ چمران

سربلندی کے ساتھ زندگی گزاری اور سرفرازی کے ساتھ شہید ہوئے

ولایت ٹائمز

ڈاکٹر مصطفیٰ چمران کا شمار ایران کی چند معروف شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی قوم کے لئے عظیم انقلابی سرگرمیاں انجام دیں اور قوم کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ آپ سن 1932 کو تہران میں پیدا ہوئے۔

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز تہران میں واقع انتصاریہ سکول سے کیا اور پھر دارالفنون 1 اور البرز 2 جیسے مدارس میں اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔ اس کے بعد تہران یونیورسٹی کے ٹیکنیکل ڈیپارٹمنٹ میں داخلہ لیا اور سن 1957 میں الیکٹرومیکانیک کے شعبہ میں اپنی ڈگری مکمل کی۔ پھر ایک سال تک اسی ڈیپارٹمنٹ میں انہوں نے تدریس کی۔ انہوں نے اپنی تعلیم کے دوران ہر کلاس میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اور سن 1957 میں اعلیٰ تعلیم کی غرض سے اسکالرشپ پر امریکا تشریف لے گئے اور وہاں دنیا کے معروف ترین دانشمندوں کی موجودگی میں تحقیقاتی سرگرمیاں انجام دیں۔ انہوں نے امریکا کی مشہور یونیورسٹیوں کیلی فورنیا اور برکلے میں اعلیٰ علمی ذوق کے حامل اساتذہ کی زیر نگرانی الیکٹرونیک اور پلازما فزکس کے شعبہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

امریکا میں اپنے قیام کے دوران انہوں نے اپنے بعض دوسرے دوستوں کی مدد سے پہلی بار اسلامک اسٹوڈنٹس سوسائٹی (انجمن دانشجویان اسلامی) کی بنیاد رکھی اور اس کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے انتھک جد وجہد کی۔ امریکا میں موجود ایرانی اسٹوڈنٹ کمیونٹی میں ان کا شمار اس سوسائٹی کے سرگرم رکن کی حیثیت سے ہوتا تھا۔ ان کو اپنی سرگرمیوں کی سزا یہ ملی کہ ایران میں موجود حکومت شاہ نے ان کا تعلیمی وظیفہ روک دیا۔

جب آپ کی عمر پندرہ سال کو پہنچی تو ھدایت مسجد 3 میں مرحوم آیت اللہ طالقانی کے درس تفسیر قرآن اور استاد شہید مرتضیٰ مطہری 4 کے درس منطق اور فلسفے کی کلاسوں میں شرکت کیا کرتے تھے۔

آپ تہران یونیورسٹی میں اسلامک اسٹوڈنٹس سوسائٹی کے ابتدائی اراکین میں سے تھے۔ سیاسی تنازیات میں ڈاکٹر مصدق کے دور (چودھویں اسمبلی) سے لے کر تیل کی صنعت کے قومی تحویل میں آنے تک سرگرم عمل رہے۔

شہید چمران نے ایران میں اپنی تعلیم کے دوران شاہی حکومت کے خلاف انقلاب میں بھر پور حصہ لیا اور امریکہ

> شہید چمران نے ایران میں اپنی تعلیم کے دوران شاہی حکومت کے خلاف انقلاب میں بھر پور حصہ لیا اور امریکہ میں بھی اپنی اس جد وجہد کو جاری رکھا. کچھ عرصے کے بعد وہ لبنان چلے گئے. جھاں لاپتہ رھنما امام موسیٰ صدر کے ساتھ مل کر صیھونی حکومت کے خلاف جد و جھد شروع کی اور لبنان کے محروم طبقات اور فلسطینی آوارہ وطنوں کی امداد کے لئے "تحریک محرومین" کی بنیاد رکھی.

میں بھی اپنی اس جد وجہد کو جاری رکھا۔ کچھ عرصے کے بعد وہ لبنان چلے گئے۔ جہاں لاپتہ شیعہ رہنما امام موسیٰ صدر کے ساتھ مل کر صیہونی حکومت کے خلاف جد وجہد شروع کی اور لبنان کے محروم طبقات اور فلسطینی آوارہ وطنوں کی امداد کے لئے "تحریک محرومین" کی بنیاد رکھی۔

انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد ڈاکٹر چمران جو ملک سے باہر تشریف لے گئے تھے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد 23 سال کا عرصہ ملک سے باہر گزار کر وطن واپس آگئے۔

یہاں واپس آنے کے بعد انہوں نے اپنی تمام علمی اور انقلابی صلاحیتوں کو تعمیری کاموں میں صرف کرنے کے لئے انقلاب اسلامی کی خدمت میں پیش کر دیا۔ کچھ عرصے کے بعد اسلامی مجلس کے پہلے انتخابات میں تہران کے نمائندہ منتخب ہوئے۔ ایران عراق جنگ کے دوران مجاہدین کی صف میں شامل ہوئے اور رضا کار فورسز سپاہ پاسداران کی قیادت کی۔ آپ کو وزیر اعظم کا معاون مقرر کر دیا گیا اور اس دوران آپ نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتے ہوئے کردستان میں موجود شورش کا حل نکالا۔ کردستان میں بے نظیر کامیابی حاصل کرنے کے بعد آپ کو تہران کی طرف بلایا گیا اور امام خمینی (رح) کے حکم پر وزارت دفاع سے منسلک ہو کر اپنے فرائض انجام دینے لگے۔ حزب اللہ کے جوانوں کی تربیت میں آپ کا کردار نمایاں رہا۔

ڈاکٹر مصطفیٰ چمران تہرانی تعلیم کے بہترین معیار کے باوجود امریکی و یورپی ثقافتی تعلیم کو چھوڑ کر اپنے اسلامی راہ میں خدمات سرانجام دیے۔ اور اپنے جان کا نذرانہ امام کے خدمت میں پیش کر دیا۔

ایم ایس (ٹیکساس یونیورسٹی امریکا)

2. پی ایچ ڈی پلازمہ فزکس (کیلیفورنیا یونیورسٹی امریکا)

3. پی ایچ ڈی الیکٹرک انجینئرنگ تہران یونیورسٹی.

ان ڈگریز کے بعد ناسا امریکا میں آپ نے نوکری شروع کر دی بطور ایک سائنٹسٹ۔ ناسا پوری دنیا میں اپنی ٹیکنولوجی کی وجہ سے مشہور ہے۔ لیکن کچھ ہی عرصے بعد آپ نے لاکھوں روپے کی نوکری چھوڑ دی انقلاب اسلامی ایران کی مدد کے لئے آپ واپس ایران آگئے اور خود کو فلسطین، لبنان اور مصر کے مظلوم مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔

ہمارے اکثر جوان جو کالج وغیرہ میں پڑھتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہم امام خمینی نہیں بن سکتے، مرتضیٰ مطہری نہیں بن سکتے لیکن ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ مصطفیٰ چمران اور ڈاکٹر محمد علی نقوی شہید بھی نہیں بن سکتے؟

ڈاکٹر چمران عارفانہ شخصیت کے مالک تھے۔ 20 جون 1981 کو ایران کے معروف دانشور اور مجاہد ڈاکٹر مصطفیٰ چمران نے جارح عراقی فوجیوں سے جنگ کے دوران جام شہادت نوش کیا اور ہمیشہ کے لئے خالق حقیقی سے جا ملے۔

ان کی شہادت کے بعد امام خمینی (رح) نے اپنے ایک پیغام میں فرمایا تھا کہ:

" ڈاکٹر چمران نے پاک و صاف عقیدے کے ساتھ، خالصانہ طور پر بغیر کسی سیاسی گروپ سے وابستہ ہوئے خدا کی راہ میں جہاد کیا۔ انہوں نے بڑی سربلندی کے ساتھ زندگی گزاری اور سرفرازی کے ساتھ شہید ہوئے اور حق تعالیٰ سے جا ملے۔"

کشمیر: ڈی پی ایس اسکول میں عبایا پہننے پر استانی برطرف

اقدام تہذیبی جارحیت: انجینئر رشید/کشمیر فرانس نہیں، سکول انتظامیہ سے پوچھ گچھ ہوگی: وزیر تعلیم/سول سوسائٹی صدائے احتجاج

سرینگر/ریاست جموں کشمیر کے دارالحکومت سرینگر اتھواجن علاقہ میں قائم دہلی پبلک اسکول میں عبایا پہننے پر ایک استانی پر اعتراض کر کے اسے اسکول سے برطرف کیا گیا۔ ریاست کے دینی، سیاسی و سماجی رہنماؤں نے مسئلہ کو افسوسناک قرار دیا اور اسکول انتظامیہ کیخلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اس دوران سنیچروار کو قانون ساز اسمبلی میں مخلوط سرکار کے ترجمان اور وزیر تعلیم نعیم اختر نے اسے انتہائی حساس مسئلہ قرار دیتے ہوئے واضح کیا کہ "جموں کشمیر فرانس نہیں ہے"۔ اسمبلی میں وقفہ صفر کے دوران آزاد ممبر اسمبلی انجینئر رشید نے اتھواجن میں قائم دہلی پبلک اسکول ڈی پی ایس میں اسکول انتظامیہ کی طرف سے خواتین کے عبایا پہننے پر پابندی عائد کرنے کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ایک خاتون ٹیچر کو محض اس بنیاد پر نوکری سے نکال دیا گیا کہ اس نے اسکول میں عبایا پہن رکھا تھا۔ انجینئر رشید نے اس سلسلے میں حکومت پر فوری کارروائی عمل میں لانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام نہ صرف تہذیبی جارحیت کی ایک کوشش ہے بلکہ مداخلت فی الدین اور لوگوں کے مذہبی حقوق کو چھین لئے جانے کا مذموم اور ناقابل قبول عمل بھی ہے۔ اس پر ایوان میں موجود تعلیم کے وزیر اور ریاستی سرکار کے ترجمان اعلیٰ نعیم اختر نے اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ ڈی پی ایس حکام کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا "یہ ڈی پی ایس ایک پرائیویٹ اسکول ہے اور ہم سچائی کو سامنے لائیں گے، ہم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں بہت سارے مذاہب اور کلچر کے لوگ رہتے ہیں اور ایسے معاملات میں کسی قسم کی زبردستی ناقابل قبول ہے، ہم فرانس میں نہیں رہتے"۔ دریں اثنا سیول سوسائٹی فورم کشمیر نے دہلی پبلک اسکول انتظامیہ کی جانب سے متبرک مہینے ماہ رمضان میں پردے پر پابندی عائد کرنے کو مداخلت فی الدین قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کو اس ضمن میں اپنی پوزیشن واضح کرنی چاہئے۔ سیول سوسائٹی فورم کشمیر کے مطابق دہلی پبلک اسکول انتظامیہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہیں۔ دہلی پبلک اسکول انتظامیہ کی جانب سے برقعہ پر پابندی عائد کرنا ناقابل برداشت ہے اور اس سلسلے میں حکومت کو فوری طور پر وائٹ پیپر جاری کرنا چاہئے۔ سوسائٹی کے مطابق یہ ایک فرد کے مذہبی حقوق پر براہ راست حملہ ہے اور اس پر چپ رہنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

اقدام مداخلت فی الدین: گیلانی و میرواعظ کی مذمت

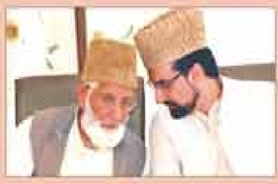

سرینگر/حریت کانفرنس (گ) کے چیرمین سید علی گیلانی نے سرینگر کے اتھواجن علاقے میں قائم دہلی پبلک اسکول میں انتظامیہ کی طرف سے ایک استانی کے عبایا پہننے پر اعتراض اٹھانے کو بہت زیادہ افسوسناک اور قابل مذمت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسکول انتظامیہ کو اس واقعے کے لیے فوری طور پر غیر مشروط معافی مانگی چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ آئندہ کے لیے کبھی بھی اس طرح کی حماقت سرزد نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ جموں کشمیر ایک مسلم اکثریتی ریاست ہے اور یہاں اسلامی لباس پر اعتراض اٹھانے کے نتائج انتہائی سنگین ہوسکتے ہیں۔ اسکول انتظامیہ کو ہوش کے ناخن لینا چاہیے اور اس حساسیت کو کبھی بھی نظرانداز کرنے کی غلطی نہیں دہرانی چاہیے۔ ادھر جموں وکشمیر متحدہ مجلس علماء کے ترجمان نے دہلی پبلک سکول (DPS) میں تعینات ایک مسلم معلمہ کو سکول کی پرنسپل مسز وارکو کی جانب سے اسلامی لباس (ابایہ) پہننے پر سرزنش کو معلمہ کے عزت نفس کے تئیں زیادتی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ پرنسپل موصوفہ کو یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیے کہ جموں کشمیر ایک مسلم اکثریتی ریاست ہے اور سکول ھذا میں اسلامی اقدار کے منافی اقدامات کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ترجمان نے کہا کہ اس قسم کے اقدامات دینی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے اور پرنسپل موصوفہ کو سکول ھذا میں تعینات مسلم معلمات کے لباس کے تئیں رائے زنی کا کوئی حق نہیں ہے۔ سکول ھذا کے ماحول کو مغرب زدہ بنانے کی ایک کوشش کے سوا کچھ نہیں جس کے کسی بھی صورت میں مثبت نتائج برآمد نہیں ہوسکتے۔

ریاست میں کینسر مریضوں کی تعداد 6 ہزار

سرینگر/ریاستی سرکار نے سنسنی خیز انکشاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ جموں کشمیر میں ضلع سرینگر میں کینسر میں مبتلا مریضوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے جبکہ مجموعی طور پر ریاست میں اس بیماری میں مبتلا مریضوں کی تعداد 6 ہزار سے زائد ہے۔ کے این ایس کے مطابق وزارت صحت کا کہنا ہے کہ ریاست میں اس بیماری میں سال در سال اضافہ ہو رہا ہے جبکہ 2014 میں جہاں ریاست میں ان مریضوں کی تعداد 5 ہزار 568 تھی وہی سال گزشتہ یہ تعداد بڑھ کر 6 ہزار 358 تک پہنچ گئی۔ اعداد وشمار کے مطابق ریاست میں 2011 کے دوران اس موذی بیماری میں مبتلا مریضوں کی تعداد 4 ہزار 556 تھی وہی 2012 میں یہ تعداد بڑھ کر 4 ہزار 848 تک پہنچ گئی جبکہ 2013 میں کینسر میں مبتلا ریاستی شہریوں کی تعداد 5 ہزار 68 ریکارڈ کی گئی۔ سرکار کا کہنا ہے کہ مردوں میں پھیپھڑوں کا سرطان، گلے کا کینسر ومعدے کا کینسر عام ہے جبکہ خواتین میں گردن کا سرطان، پستان کا کینسر، گلے کا کینسر اور پھیپھڑوں کا کینسر عام ہے۔ ریاست میں پھیپھڑوں کے کینسر میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ جموں کشمیر میں سگریٹ نوشی کا گراف بھی بڑھ گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے منظر عام پر لائے گئے اعداد وشمار میں کہا گیا ہے کہ اس وقت وادی میں مجموعی طور پر 4 ہزار 19 جبکہ لداخ میں 62 اور صوبہ جموں میں 2 ہزار 277 مریض سرطان میں مبتلا ہے۔ دستیاب اعداد وشمار کے مطابق کینسر میں مبتلا سب سے زیادہ مریضوں کی تعداد ضلع سرینگر میں 898 ہے جبکہ وسطی کشمیر کے ہی ضلع گاندربل میں 283 اور ضلع بڈگام میں 452 ہے۔ جنوبی کشمیر کے ضلع پلوامہ میں سرطان میں مبتلا مریضوں کی تعداد 154 جبکہ اننت ناگ میں 489 اور پہاڑی ضلع شوپیاں میں 169 سمیت ضلع کولگام میں 263 ہے۔ اعداد وشمار میں بتایا گیا ہے کہ شمالی کشمیر کے ضلع بارہمولہ میں اس موذی بیماری میں مبتلا ہوئے بیماروں کی تعداد 573 جبکہ پہاڑی ضلع بانڈی پورہ میں 168 اور سرحدی ضلع کپوارہ میں 273 ہے۔ گرمائی دارالخلافہ جموں میں 853 مریض بھی سرطان میں مبتلا ہے جبکہ راجوری میں 205 اور ڈوڈہ میں 139 کے علاوہ ضلع رام بن میں 172 بیمار سرطان میں مبتلا ہے۔ اعداد وشمار میں مزید بتایا گیا ہے کہ ادھمپور میں 118 جبکہ کٹھوعہ میں 265، سامبا میں 169، کشتواڑ میں 113، ریاسی میں 117 اور پونچھ میں ان بیماروں کی تعداد 126 ہے۔

کشمیر کا چپہ چپہ خونِ شہیداں سے رنگین ہے: سید صلاح الدی

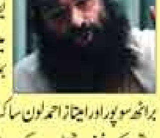

سرینگر/"کشمیر کا چپہ چپہ خون شہیداں سے رنگین ہے اور ہمیں یقین ہے شہداء کا یہ لہو رنگ لائے گا"۔ بھیجے گئے اپنے بیان میں حزب المجاہدین کے سربراہ سید صلاح الدین نے سوپور بمنہ میں حزب المجاہدین کے دو سرفروشوں الطاف احمد ساکنہ براٹھ سوپور اور ایجاز احمد لون ساکنہ اڈن کھوئی پٹن اور مڑحل سیکٹر کپوارہ میں بھارتی فوج کے ساتھ ایک خونریز جھڑپ کے دوران جام شہادت نوش کرنے والے چار شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ایک خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ سوپور اور مڑحل سیکٹر میں شہید ہونے والے مجاہدین کو بھارتی فوج نے ہتھیار ڈالنے کی دعوت دی تھی جو ان سرفروشوں نے مسترد کردی۔ الطاف احمد اور ایجاز احمد گذشتہ دو سال سے حزب کے ساتھ وابستہ تھے اور دونوں مجاہدین نے بھارتی فوج کے خلاف متعدد کارروائیوں میں حصہ لیا۔ انہوں نے سر جھکانے کے بجائے سر کٹانے کو ترجیح دی اور اپنا قیمتی لہو تحریک آزادی پر قربان کردیا۔ انہوں نے کہا کہ فوج کو کشمیر میں ہزیمت کا سامنا ہے جس کا بھارتی فوجی قیادت بھی کئی بار اعتراف کر چکی ہے۔ انہوں نے معصوم شہری کے قتل کی پرزور الفاظ میں مذمت کی۔ (کے این ایس)

ولایت ٹائمز
WILAYAT TIMES
www.wilayattimes.com
20th June 2016 to 26th June 2016

فلسطینیوں کے پینے کے پانی میں زہر ملانے کی کوشش/قبلہ اول مسلمانوں کا مشترکہ میراث: امام جمعہ مسجد اقصیٰ

غزہ/صیہونی حکومت فلسطینیوں کے خلاف اپنے نئے ظالمانہ اقدام میں پینے کے پانی میں زہر ملانے کی کوشش کر رہی ہے۔'' ایما'' کی رپورٹ کے مطابق صیہونی حکومت فلسطینیوں کے خلاف نئے ظالمانہ اقدام میں غرب اردن میں فلسطینیوں کے پینے کے پانی میں زہر ملانے کی کوشش رہی ہے تاکہ فلسطینی اپنی سرزمین ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اطلاعات کے مطابق "خاموشی کو توڑتے ہیں" نامی اسرائیل کے ایک ادارے نے ایک ویڈیو فلم میں انکشاف کیا ہے کہ انتہا پسند صیہونی آبادکار غرب اردن کے مختلف علاقوں میں فلسطینیوں کے پینے کے پانی میں زہر ملانے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ مذکورہ اسرائیلی ادارے نے اعلان کیا ہے کہ پینے کے پانی میں زہر ملانے کا مقصد یہ ہے کہ فلسطینی اپنی سرزمین ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں اور پھر صیہونی آبادکار ان کے گھربار پر قبضہ کر لیں۔ یاد رہے کہ تقریباً ایک سال پہلے اسرائیلی ٹی وی چینل نمبر دس نے بھی یہ انکشاف کیا تھا کہ انتہا پسند صیہونی آبادکار غرب اردن میں فلسطینی کسانوں کے زیتون کے باغات سے چوری اور ان باغات کو نابود کر رہے ہیں۔ صیہونی اخبار "ہا آرتص" نے بھی چند ماہ قبل مقبوضہ علاقے صفد میں صیہونی مذہبی رہنماؤں کی کونسل کے ایک رکن "شموئیل مردخائی" کا فتویٰ شائع کیا تھا جس میں عربوں کی چوری کو جائز قرار دیا گیا تھا۔ ادھر غاصب اسرائیلی حکومت نے ماہ رمضان میں فلسطینیوں کے لئے پانی کی سپلائی کو منقطع کر دیا ہے۔ فلسطینی خبر رساں ایجنسی معا کی رپورٹ کے مطابق غاصب اسرائیلی حکومت نے فلسطینیوں کے لئے پینے کے پانی کی سپلائی منقطع کر دی ہے جس پر غرب اردن کے محکمہ آب رسانی کے سربراہ فادی عبدالغنی نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ دریں اثنا قبلہ اول کے امام و خطیب نے کہا ہے کہ غاصب صیہونی رژیم کے حربے مسلمانوں کو قبلہ اول سے محروم نہیں کر سکتے ہیں۔ فلسطین میں رمضان المبارک کے دوسرے جمعہ المبارک کو مسجد اقصیٰ میں نمازیوں کے جم غفیر سے خطاب کرتے ہوئے فلسطین کے سرکردہ عالم دین اور امام قبلہ اول "الشیخ محمد سلیم" نے کہا ہے کہ غاصب صیہونی رژیم کے حربے مسلمانوں کو قبلہ اول سے محروم نہیں کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں فلسطینی مسلمانوں کے قبلہ اول میں آمد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ فلسطینی قوم نے ثابت کر دیا ہے کہ صیہونی دشمن کی رکاوٹیں انہیں قبلہ تک پہنچنے سے مانع نہیں ہو سکتیں۔

اقوام متحدہ آل سعود کے بجائے مظلوم یمنی عوام کی حمایت کرے/ یمنی اعلیٰ انقلابی کمانڈر

صنعا/ یمنی انقلاب کی اعلیٰ کمیٹی کے سربراہ نے یمن کے خلاف جنگ میں سعودی اتحاد سے متحدہ عرب امارات کے الگ ہونے خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ کو چاہئے کہ سعودی عرب کی پالیسیوں پر عمل درآمد کرنے کے بجائے مظلوم یمنی عوام کی حمایت کرے۔ عالمی اردو خبر رساں ادارے ''نیوز نور'' کی رپورٹ کے مطابق یمنی عوام کے انقلاب کی اعلیٰ کمیٹی کے سربراہ ''محمد علی الحوثی'' نے یمن جنگ سے متحدہ عرب امارات کے نکل جانے کا خیر مقدم کرتے ہوئے سعودی اتحاد میں شامل دیگر ممالک کو مشورہ دیا ہے کہ وہ بھی یمن پر اپنی جارحیت کا سلسلہ بند کر دیں کیونکہ اس جارحیت سے نقصان کے سوا اور کچھ بھی حاصل ہونے والا نہیں ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے نام نہاد ادارے سے بھی سعودی عرب یا دیگر ممالک کی پالیسیوں پر عمل درآمد کرنے کے کردار ادا نہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ اسے یمن کے مظلوم عوام کی حمایت کرنی چاہئے۔

نائیجیریا میں بوکوحرام کے حملے میں 18 خواتین ہلاک

ابوجا/ نائیجیریا میں وہابی دہشت گرد تنظیم بوکوحرام نے ایک گاؤں پر فائرنگ اور گھروں کو نذر آتش کر کے 18 خواتین کو ہلاک کر دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق نائیجیریا کے شمال مشرقی گاؤں میں نماز جنازہ کے دوران دہشت گرد تنظیم بوکوحرام نے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں 18 خواتین ہلاک ہوگئیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ بوکوحرام کے دہشت گردوں نے گاؤں میں گھس کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی اور گھروں کو آگ بھی لگا دی جب کہ حملے کے بعد سے اب بھی کئی خواتین لاپتہ ہیں۔ واضح رہے کہ اس سے قبل بھی نائیجیریا کے گاؤں میں بوکوحرام نے متعدد بار حملہ کر کے بچوں اور خواتین سمیت کئی افراد کو قتل کیا ہے جب کہ حملوں کے دوران سیکڑوں خواتین کو یرغمال بھی بنایا گیا ہے۔

ہار ہی امریکہ کا مقدر ہوگی: علاء الدین بروجردی

تہران/ اسلامی جمہوریہ ایران کی پارلیمنٹ میں قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کمیشن کے سربراہ علاء الدین بروجردی نے کہا ہے کہ مشترکہ جامع ایکشن پلان کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں یقیناً ہار ہی امریکہ کا مقدر ہوگی۔ علاء الدین بروجردی نے بدھ کی رات ایران کے ٹی وی چینل دو کے ساتھ گفتگو کے دوران کہا کہ امریکہ ہمیشہ سے توسیع پسندی اور مشترکہ جامع ایکشن پلان کی خلاف ورزی کے درپے رہا ہے اور اگر اس نے کھیل بگاڑنے کی کوشش کی تو یقیناً اسے ہار کا سامنا کرنا پڑے گا۔ علاء الدین بروجردی نے امریکہ کو مشترکہ جامع ایکشن پلان کے سلسلے میں بدی کا مرکز قرار دیا اور کہا کہ ایران کی پارلیمنٹ نے امریکہ کے قابل اعتماد نہ ہونے کی بنا پر یہ قانون منظور کیا ہے کہ اگر گروپ پانچ جمع ایک نے مشترکہ جامع ایکشن پلان پر عملدرآمد نہ کیا تو ایرانی حکومت دو برسوں کے دوران یورینیئم کی افزودگی ایک لاکھ نوے ہزار سو (SWU) تک بڑھانے کی پابند ہوگی۔ علاء الدین بروجردی نے کہا کہ ایران کی پارلیمنٹ اپنے قومی مفادات کا پوری قوت کے ساتھ دفاع کرتی رہے گی اور پارلیمنٹ نے پابندیوں اور ایرانی قوم پر روا رکھے جانے والے ظلم کے خاتمے کے پیش نظر مشترکہ جامع ایکشن پلان پر دستخط کرنے سے اتفاق کیا تھا لیکن امریکہ کی سازش کی وجہ سے غیر ملکی بینکوں کے ساتھ تعلقات کا معاملہ عملی طور پر حل نہ ہو سکا

پاکستان اور افغانستان دو بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے کندھے سے کندھا ملا کر چلیں گے/ سراج الحق

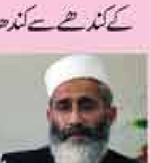

اسلام آباد/ جماعت اسلامی پاکستان کے امیر نے کہا ہے کہ پاکستان افغانستان کو ایک آزاد اور خود مختار ملک سمجھتا ہے اور ہم کسی کے اندرونی معاملات میں مداخلت کو پسند نہیں کرتے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے امیر جماعت اسلامی پاکستان سینیٹر سراج الحق نے کہا ہے کہ پاکستان اور افغانستان گفت وشنید کے ذریعے باہمی اختلافات کا حل تلاش کریں۔ ہمارا مشترکہ دشمن پاک افغان کشیدگی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھارت نے ہمیشہ پاکستان کو تنہا کرنے اور افغان سرزمین کو پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی۔ دونوں ملکوں کی قیادت دوراندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے باہمی اتحاد سے دشمن کی سازشوں کو ناکام بنائیں۔ پاکستان ہر مشکل گھڑی میں اپنے افغان بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑا ہوا ہے، سوویت یونین کے حملہ کے بعد پاکستان نے چالیس لاکھ افغان مہاجرین کو اپنے ہاں پناہ دی جن میں 25 لاکھ سے زائد اب بھی پاکستان میں پناہ گزین ہیں۔ ہمیں دشمن کی سازشوں کا شکار ہونے کے بجائے ایک خوشحال مستقبل کی طرف بڑھنا چاہئے۔ آپس کی لڑائیوں میں جیتنا بھی کسی کے لئے سودمند نہیں ہوتا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سینیٹ اجلاس میں شرکت کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

عراق میں داعش کو بدترین شکست کا سامنا، وزیر اعظم نے شہر فلوجہ کی آزادی کا اعلان کر دیا

بغداد/ عراق کے وزیر اعظم حیدر العبادی نے فلوجہ کے اسٹراٹیجک شہر کی آزادی کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ عراقی فورسز نے اپنے وعدے پر عمل کر دیا ہے اور ہم عنقریب موصل کو بھی دہشت گردوں کے ناپاک وجود سے پاک کریں گے۔ عراقی وزیر اعظم نے کہا کہ عراقی فورسز نے فلوجہ کو دہشت گردوں کے ناپاک وجود سے پاک کر دیا ہے۔ عراقی وزیر اعظم نے فلوجہ کی لڑائی شہید ہونے والے عراقی فوجیوں اور قبائل کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے عزیز وطن کو ملکی اور غیر ملکی دہشت گردوں کے وطن سے آزاد کرا کر تاریخ رقم کر دی ہے۔ عراقی وزیر اعظم نے داعش دہشت گردوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردوں کے لئے عراق میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ اطلاعات کے مطابق اب تک فلوجہ میں ایک ہزار سے زائد دہشتگرد ہلاک ہو چکے ہیں۔ عراقی عوام نے فلوجہ کی آزادی پر جشن منایا اور فوج کی سراہنا کی۔ انہوں نے عراقی عوام کی استقامت، مرجع تقلید آیت اللہ سید علی سیستانی کی نصیحتوں اور پیغامات اور دیگر ممالک کو خراج تحسین پیش کیا۔

ولایت ٹائمز
www.wilayattimes.com
20th June 2016
to 26th June 2016

Mirwaiz Qazi Nissar Remembered on his 22nd Martyrdom Anniversary

Complete Shutdown observed in Islamabad Kashmir,Rally disallowed

Such tragic assassinations had left an indelible mark on the psyche of the people, adding, the bloodshed of scholars, reformers and religious figures in the Valley was a collective loss of entire Kashmiri nation.

Islamabad:A complete shutdown was observed in South Kashmir township Islamabad Kashmir and peripheries to commemorate the 22nd Martyrdom Anniversary of Mirwaiz Dr. Qazi Nissar Ahmed. The Shutdown call given by Ummat e Islami evoked a great response. People gathered at Jamia Masjid despite restrictions where Members of Pro Resistance groups, Islamic Parties and Socio Cultural Groups including Democratic Freedom Party, JKLF, Hurriyat, Sout ul Awliya, Difayi Jamiat Ahlul Ahdees, Traders Association, Anantnag Chemists and Druggists Union, paid tributes to Dr. Qazi Nissar Ahmed. Meanwhile the party also arranged a Fateh Khwani .

The Police reacted by imposing curfew like restrictions with Indian Police patrolling the streets and disallowing people to enter the Jamia Masjid where "Martyrs Rally was planned". The Police also barred entry to the Martyrs Graveyard where the slain leader is laid to rest, however people in smaller clutches reached martyrs graveyard and paid tributes to the founder of Muslim United Front who was martyred on 19th June 1994. The police geared up many party leaders as well as activists including Bilal Ahmed Mir, Waheed Ahmed Khan, Mudasir Ahmed Shah, Mohammed Sideeq Malyaar and dozens of youth activists including Majid Ahmed wani, Yasir Altaf, Rashid Ahmed, Aarif Reshi, Rouhid Qadri. The chairman of Ummat e Islami also had been detained while addressing a press conference at Qazi Manzil this Thursday.

The General Secretary of Ummat e Islami, Mir Muntazir Gul spoke on the occasion. In his address while paying glowing tributes to Shaheed Dr. Qazi Nissar he said, "I have been the first source always to anything related to Qazi Sahab. He was an honest and enthusiastic leader who sacrificed his life for the sake of nothing other than Freedom. He was the first one to oppose participation in elections during the rise of Muslim United Front." He said that Qazi Nissar was the first one who called and supported for the "Joint Iqbal Park Rally" which lately is being lied against. Mir Muntazir Gul also said that the services of Qazi Nissar are very valuable and the nation deserves to know the truth. "Qazi Nissar was an outspoken leader and none of the resistance leaders had as much support as the Shaheed had and the fact unknown is he got a mere seven years to work in Kashmir, however his work for Freedom and religion still stands unmatched" Mir Mutazir said. He was a topic of discussion in the Indian parliament and the Pakistani parliament very frequently as he maintained his rock solid stance like Shaheed Maqbool Bhat and Zehgeer Sahab. Dr. Qazi Nissar was the architect of one of the golden chapters of Kashmir History, Muslim United Front. "The best way to pay tributes to the slain leader is remembering his Political and religious services and work for the betterment of the same" he said.

Mirwaiz Qazi Yasir who continues to be under detention paid glowing tributes to the party chairman. He appealed people for a complete boycott of the polls. He said voting for pro Establishments parties is no parallel to Azaadi but it gives a mandate to Pro establishment groups to oppress us and cage every voice that opposes their barbaric policies like Beef Ban, Industrial Policy, Separate ghettos e.t.c . people should refrain from voting for those who have leveled gun on our heads and have martyred our youth. "Voting for them is giving license to India to claim victory over the blood of martyrs" he said. "However the Pro Freedom groups also need to learn the number games, less than 62% of people are registered as voters in Islamabad" he said.

Meanwhile Mirwaiz Qazi yasir denounced the harassment of locals and restrictions on movements of people. The Chairman said it was the first time in 22 years that the rally was disallowed which proves how people Friendly the state government is. He said several children below the age of 15 have been picked up by the police including one Aarif Ahmed of Qazi Mohallah. He expressed serious concern over the plight of Prisoners languishing in various jails and said these prisoners are the real heroes of the struggle. Citing one example of Mohammed Ashraf peer of Dooru he said the prisoner continues to be booked under continuous FIRs and PSAs and has been languishing in jail from the last 11 years. The man has sacrificed his two brothers for the Kashmir Freedom Struggle and was also disallowed to offer funeral prayers to his mother as he was under detention when she passed away. "The Stories need to be told to every person in the nation" Mirwaiz Yasir said. "Irfan Ahmed Khan of Anachidoora has been under detention even when the High Court has quashed his PSA" he said. Mirwaiz Yasir also demanded his immediate release. Mirwaiz yasir also demanded the release of pro Resistance Prisoners including Ghulam Qadir Butt, Mushtaq ul islam, Mohammed Saeed, Dr. Qasim Faktoo, Ayoub Dar, Dr. Shafi Shariyati, Nawaz ul Din, Mohammed ishaq of JKLF.

Meanwhile Paying glowing tributes to Kashmir's prominent socio-political personality of South Kashmir Shaheed Dr Qazi Nisar Ahmad on his martyrdom anniversary, APHC Chairman Mirwaiz Dr Molvi Muhammad Umar Farooq said such tragic assassinations had left an indelible mark on the psyche of the people, adding, the bloodshed of scholars, reformers and religious figures in the Valley was a collective loss of entire Kashmiri nation. The Mirwaiz said Dr Qazi Nisar had been striving for the unity among groups of various schools of thought and worked for the resistance movement which cannot be forgotten. Since 1990, under a well-planned conspiracy, top religious and political leadership of Kashmir was martyred from time-to-time with the design to eliminate the Kashmiri resistance leadership and make it leaderless," the Mirwaiz said.

The Curative Powers of the Common Salt

By: Dr. Abbas Kazim (Bakson Homoeopathic Medical College and Hospital, Greater NOIDA, India)

> **"Start your meal with some salt. If people only knew of its benefits, they would have preferred it to establish medications."**
> **Imam Ali (as)**

The above mentioned saying which you've just been through is narrated by one of the greatest teacher of Islam Imam Ali ibn Abi Talib (A.S.) who was the successor to the Holy Prophet of Islam born in Arab Community about 1400 years back, and it's a very simple thing we have in our meal or we use at different places but if we realize the importance of this, we would have been using it as a medicinal stuff, and that saying states that and to prove it, you can read the lines mentioned below for a brief introduction to the medicinal characteristics of salts.

After 1790, when the era of homeopathy took it's starting, this saying was proved true when Dr. Samuel Hahnemann experimented and found that this common salt is capable of curing a 1000's of symptoms produced by various diseases, when it is gone through a series of process of potentisation.

We might be unaware of the broad spectrum of action of medicinal properties of this common salt, but if we got to read the curative powers of this substance in homoeopathic books of medicines, we will got to know that there is perhaps no system of our body on which it does not act.

Natrum muriaticum is the homoeopathic remedy commonly known as table salt or sodium chloride. It is the second most common substance in nature after water and it is a constituent of both body fluids and tissues.

It is also one of the most descriptive remedies in homoeopathic material medica.Dr. N.B. Nash, in his material medica, this remedy is the second most maximum space taking remedy, out of 225 remedies. It is polychrest among polychrests.

Now let us discuss about its various curative powers according to different systems of our body.

There are 11 systems in our body:

1. Nervous system: detects and processes sensory information; activates bodily responses.
2. Muscular system: enables movement (with skeletal system); helps maintain body temperature.
3. Digestive system: processes food for use by the body; removes wastes from undigested food.
4. Reproductive system:
Male reproductive system : produces sex hormones and gametes ; delivers gameters to female.
Female reproductive system: produces sex hormones ; supports embryo/fetus until birth ; produces milk for infants.
5. Respiratory system: removes carbon dioxide from body; delivers oxygen to blood.
6. Cardio vascular system: delivers oxygen and nutrients to tissues; equalizes temperature in the body.
7. Skeletal system: supports the body; enables movement (with muscular system).
8. Integumentary system: includes hair, skin, nails – encloses internal body structures, sites of many sensory receptors.
9. Endocrine system: secretes hormones, regulates bodily processes.
10. Lymphatic system: returns fluid to blood; defend against pathogens.
11. Urinary system. : control water balance in the body; removes wastes from blood and excretes them.

I have tried to give succinct resume of natrum muriaticum, used in homoeopathy.

NATRIUM MURIATICUM :

Nervous system - There is wonderful prostration of a peculiar kind, nervous prostration, and nervous irritability.

There is a long chain of mental symptoms; hysterical condition of the mind and body; Tears with laughter. Easily takes on grief, grief over nothing Depressed, particularly in chronic diseases. Consolation aggravates. Irritable; gets into a passion about trifles. Awkward, hasty. Wants to be alone to cry.

The natrum muriaticum patient is greatly disturbed by excitement, is extremely emotional. The whole nervous economy is in state of fret and irritation. The pains are stitching, convulsive jerks of the limbs on falling asleep, twitching, shooting pains.

Muscular system

Great emaciation, losing flesh while living well. Throat and neck of children emaciate rapidly during summer complaints. Awkward, hasty, drops thing from nervous weakness. Eyelids heavy. Muscles weak and stiff.

Digestive system -

Mouth - Frothy coating on tongue, with bubbles on side. Sense of dryness. Scorbutic gums. Numbness, tingling of tongue, lips, and nose. Vesicles and burning on tongue, as if there was a hair on it. Eruptions around mouth and vesicles like pearls on lips. Lips and corners of mouth dry, ulcerated, and cracked. Deep crack in middle of lower lip. Tongue mapped. Loss of taste. Large vesicle on lower lip, which is swollen and burns. Immoderate thirst.

Stomach - Hungry, yet loose flesh . Heartburn, with palpitation. Unquenchable thirst. Sweats while eating. Craving for salt. Aversion to bread, to anything slimy, like oysters, fats. Throbbing in pit. Sticking sensation in cardiac orifice.

Abdomen - Cutting pain in abdomen. Distended. Pain in abdominal ring on coughing.

Rectum - Burning pains and stitching after stool. Anus contracted, torn, bleeding. Constipation; stool dry, crumbling. Painless and copious diarrhea, preceded by pinching pain in abdomen.

Male reproductive system - Emission, even after coitus. Impotence with retarded emission.

Female reproductive system - Menses irregular; usually profuse. Vagina dry. Leucorrhea acrid, watery. Bearing-down pains; worse in morning. Prolapsus uteri, with cutting in urethra. Ineffectual labor-pains. Suppressed menses. Hot during menses.

Respiratory - Cough from a tickling in the pit of stomach, accompanied by stitches in liver and spurting of urine. Stitches all over chest. Cough, with bursting pain in head. Shortness of breath, especially on going upstairs. Whooping-cough with flow of tears with cough.

Cardio vascular system - Tachycardia. Sensation of coldness of heart. Heart and chest feel constricted. Fluttering, palpitating; intermittent pulse. Heart's pulsations shake body. Intermits on lying down.

Skeletal system - Pain in back, with desire for some firm support. Every movement accelerates the circulation. Palms hot and perspiring. Arms and legs, but especially knees, feel weak. Hangnails. Dryness and cracking about finger-nails. Numbness and tingling in fingers and lower extremities. Ankles weak and turn easily. Painful contraction of hamstrings. Cracking in joints on motion. Coldness of legs with congestion to head, chest, and stomach.

Skin - Greasy, oily, especially on hairy parts. Dry eruptions, especially on margin of hairy scalp and bends of joints. Fever blisters. Urticarial; itch and burn. Crusty eruptions in bends of limbs, margin of scalp, behind ears .Warts on palms of hands. Eczema; raw, red, and inflamed; worse, eating salt, at seashore. Affects hair follicles. Alopecia. Hives, itching after exertion. Greasy skin.

Face - Oily, shiny, as if greased. Earthy complexion. Fevers-blisters.

Endocrine system - Hyperthyroidism. Goiters. Addison's disease. Diabetes.

Lymphatic system – it relieves imbalances of the lymphatic system, blood, spleen, and the mucous membrane lining of the alimentary canal.

Urinary system - Pain just after urinating. Increased, involuntary when walking, coughing, etc. For those patients who has to wait a long time for it to pass if others are present.

You have just been through how this drug called substance covers all these systems of our body & there are many more things or cures which are still not discovered but it helps in there too. However in homoeopathy it is not easy to apply this knowledge for the relief of symptoms of patient, unless he knows the individual characteristics of this particular drug.

So we have come out with this remedy after 1790 when the era of homeopathy begun and but if we have noticed the saying of that teacher, we would have discovered it quite earlier, and that mentor was none other than HAZRAT ALI-IBN-ABI-TALIB, the son in law of the HOLY PROPHET MOHAMMAD (S.A.W.A.), He used to be known as "THE GATEWAY OF CITY OF KNOWLEDGE" ". If we ought to bless ourselves from the unbounded sea of knowledge, we should read his books like NAHJUL BALAGHA – THE PEAK OF ELOQUENCE.God mentioned that you are blessed with all the resources and required things to live a prosperous and a healthy life, all you need to do is to think, explore, study and research if want to divine your future.

Human Rights in Islam

By:Leader of Muslim Ummah Imam Khamanei

Part-11 contd.

Those who have created the UN and have drafted the Universal Declaration of human rights, and those who most vehemently and vociferously plead for it today, regrettably the majority of them are statesmen and politicians who believe in the system of dominance and have accepted it.

However, what I mean to say is that after all that effort, after all that clamor and the hopes that were attached to this organization, you can see how inadequate and ineffectual this organization has remained in securing human rights in the world today. Hence, the answer to the first question has become clear. We can say that the efforts made for procuring human rights and the claims made in the name of human rights through the last several centuries and especially during the last few decades did not bear any fruit; they have failed to secure human rights.

The second question is whether, basically, these efforts had any sincerity? This question is of course historical in nature and may not have much practical value. Hence, I do not intend to discuss it at length. It suffices to mention here that, in our view, these efforts were not sincere. It is true that there were philosophers, thinkers and social reformers among the exponents of human rights, but the arena was dominated by politicians.

Even the efforts of those thinkers and reformers were taken into the service of the politicians. If, in the annals of history thinkers, sages, apostles of God, mystics and men are seen to raise the cry for rights of man, today when we behold politicians and statesmen to raise this cry vociferously, we are justified in serious doubting their sincerity. Look around and see as to who are those who plead the case of human rights. The ex-president of the US projected himself as the defender of human rights during his election campaign, and won the election on account of it.

In the beginning, from some of the speeches he made and steps that he took, it appeared as if he was serious in his intention; but we have seen that ultimately he stood by the cruelest, the most barbaric and tyrannical of rulers, and the most adamant opponents of human rights in this region. He supported the Shah and the tyrants of occupied Palestine and other infamous dictatorships of our days. Even now those who plead the case of human rights, the statesmen and politicians who vociferously voice their support for human rights in conferences and international forums are not more sincere than their former counterparts.

We do not find any signs of sincerity in their efforts. Those who drafted the Declaration of Human Rights, and at their fore the USA, their aim was to extend their domination and hegemony over the world of that time. Their problem was not to safeguard the rights of men, the kind of rights that they had violated during the war, They are the same people who have wiped out tens of thousands of human beings by an atom bomb. They were the same persons who in order to fight a war which had nothing to do with the Asian and African nations had recruited the majority of soldiers from India, Algeria and other African and non-European countries.

We do not believe that Roosevelt, Churchill and Stalin and their like had the smallest consideration for human rights in the true sense of the word and were sincere in forming the United Nations and drafting the Universal Declaration of human Rights. Accordingly, the answer to the second question is also clear: No! We do not believe that the efforts made by the politicians and the most vocal advocates of human rights were sincere at all. The third question, which is the most basic of them all, is, what was the reason for the failure of these attempts?

This is the point to which more attention should be paid, and I shall discuss it briefly here. I believe it is the most basic point, because whatever has presented in the name of human rights is done within the framework of a defective and crooked system, a system of dominance which is repressive and tyrannical. Those who have created the UN and have drafted the Universal Declaration of human rights, and those who most vehemently and vociferously plead for it today, regrettably the majority of them are statesmen and politicians who believe in the system of dominance and have accepted it. The system of dominance means that a group of men dominates and should dominate another group of men.

The system of dominance is backed by the culture of dominance. Today the world is divided into two groups: one is the group of those who dominate and the other is the group of the dominated. Both the groups have accepted the system of dominance, and the big powers believe that this system should be maintained. Even those who are dominated have accepted the system of dominance and have consented to its continuity.

This is the biggest flaw in the existing world situation. Those who do not accept the system of dominance are those individuals or groups who are not satisfied with the social order in their countries or with the social and political state of world affairs, and rise in revolt against this system. The revolutionary groups who revolt against the global status quo or revolutionary governments are very few in number and are constantly subjected to pressures and victimized.

The most illustrative example of it is the Islamic Republic of Iran, which has rejected domination in all its forms, and has not accepted anybody's domination. The East as well as the West are the same for it in this respect. It does not give any priority to the powerful of the world or to its rich, while making decisions. The whole world is witness to the kind of pressures it had to face during the period of the last eight years since the Islamic Republic of Iran was established.

It was subjected to political as well as military and economic pressures, and the pressures of world-wide propaganda launched against it. The cause of such pressures is clear. It was all done for the reason that the Islamic Republic has taken a clear and independent stand against the system of dominance. If some progressive governments have resisted Western and US domination, in majority of cases, there were observable signs of acceptance of and surrender to Eastern domination.

Of course, all of them are not the same in this regard. Some of them have completely surrendered themselves to the Eastern bloc and the USSR while some others show signs of independence in some cases. But if there is a government and a society that has never yielded to any pressures, it is the Islamic Republic, which has totally rejected the system of dominance.

Wherever in the world there is any pressure, high-handedness and unjust demands made upon a certain nation by a big power in the world, we have made clear our stand and have openly and bluntly expressed our definite views without any reservations. But the majority of the world's nations have accepted this system.

You can see that unfortunately the governments of the same countries which are subject to domination do not have the moral courage and guts to resist and oppose the domination of the big powers and fight them, while in our view it is quite possible. We believe that if the poor countries, the countries that have been under domination and in spite of their resources have been forced to fulfil the unjust demands made by the big powers- had they wished to stand against them, they could do so. No miracle is needed; it is sufficient that the governments should rely upon their own people.Unfortunately, the weakness of will to resist, and more than weakness the treachery on the part of heads of some states in some cases, did not allow them to rise against the system of dominance. This system of dominance prevails over the world economy, culture, international relations and international rights. Naturally the issue of human rights has been posed within the framework of this system of dominance and developed in the background of this system and its outlook.

As a result the very persons who strive to secure freedoms, opportunities and means of welfare for their citizens in European countries in the name of human rights, they bomb and kill human beings in other countries by thousands. What does it mean? Does it mean anything other than this that in the view of the culture of domination which prevails over the world, human beings are divided into two categories; the human beings whose rights are to be defended, and the human beings who have to rights whatsoever and it is permissible to kill, destroy, enslave and subjugate them and to seize their belongings. This system is prevalent all over the world and the conception of human rights is also the product of such a culture.

Delivered on the occasion of the 5th Islamic Thought Conference 29-31st January, 1997

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Asst.Editor:M.Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/63427
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar Kashmir 190001 (J&K);Printed at:Kashmir Images Printing and Publishing House Srinagar
Contact:+91-9419001884;+91-8494001884;Email:editorwilayattimes.com;Website:www.wilayattimes.com